3767 ـ شادی کی ابتداء میں منع حمل

سوال

ميرا خاوند يہ نہيں چاہتا كہ بچے پيدا ہوں ، اورہميشہ ہى وہ حمل كے ابتدائي مراحل ميں مجھ سے مطالبہ كرتا ہے كہ ميں حمل ساقط كرادوں (ماہوارى ختم ہونے كے پہلے ہفتہ ميں ہى) تواس ميں اسلام كا حكم كيا ہے ؟
خاوند كا كہنا ہے كہ اس كے بارہ ميں سارى مسؤليت اس كى ہے ، جب وہ ايسا كرنے پر حريص ہوتومجھے كيا كرنا چاہيے ، باقى معاملات ميں وہ بہت ہى اچھا مسلمان خاوند ہے ؟
آپ سے گزارش ہے كہ آپ ميرى راہنمائى فرمائيں ـ

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مندرجہ ذيل سوال فضيلۃ الشيخ محمد بن صالح عثيمين رحمہ اللہ تعالى كے سامنے پيش كيا گيا :

كيا شادى كے ابتدائي دوبرس ميں خاوند اوربيوى كى رضامندى سےمنع حمل جائز ہے ، تا كہ خاوند اوربيوى كے مابين ازدواجى زندگي ميں استمرار پر اطمنان ہوسكے ؟

توشيخ رحمہ اللہ تعالى كا مندرجہ ذيل جواب تھا :

ايسا كرنا حرام نہيں ، ليكن بہتر اورافضل يہ ہے كہ ايسا نہ كيا جائے بلكہ انہيں نيك شگون اورنيك فال لينى چاہيے اوراللہ تعالى پر حسن ظن ركھنا چاہيے ـ انتھى ـ

اوريہ بھى ہوسكتا ہے كہ بچہ كى پيدائش ميں جلدى خاوند اوربيوى كے مابين محبت والفت اورتعلقات ميں زيادتى اوررشك و غبطہ پيدا كرے ، اوروہ بچہ خاوند اوربيوى اوران كے خاندان والوں كى آنكھوں كى ٹھنڈك بنے ـ

اللہ سبحانہ وتعالى ہى توفيق بخشنے والا ہے ـ

واللہ اعلم .